| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بریلوی نام نہاد امام المناطقہ عطا بندیالوی رضا خان کے فتوے کی زد میں — اھل حق میڈیا سروسز

مولوی احمد رضا خان کہتا ہے کہ ابو طالب کے کفر میں کسی سنی کو شک وشبہے کی مجال نہیں

(محصلہ فتاوی رضویہ: ج۲۹ ص۶۶۱)

مگر رضا خانی عطاء محمد بندیالوی لکھتا ہے کہ

ابو طالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہوگا

(تحقیق ایمان ابو طالب: ص۱۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ:

"ثابت ہوا کہ وہ (ابو طالب) کافر نہ تھے مسلمان تھے (ص۲۲)

اب ہمارا بریلویوں سے سوال ہے کہ اگر خواجہ ابو طالب مسلمان تھے تو احمد رضا خان کو کافر کہو جو ایک مسلمان کو کافر کہہ رہا ہے اور اگر کافر تھے تو عطاء بندیالوی احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ رہا اور جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو تم کافر مانتے ہو لہٰذا عطاء بنادیالوی کو کافر مانو۔ یاد رہے کہ عطاء بندیالوی کو تو ہر حال میں کافر ماننا ہی پڑے گا کہ وہ احمد رضا خان کے عقیدے سے ہٹ چکا ہے ہاں اگر احمد رضا خان کے بارے میں کوئی تاویل چل سکتی ہے تو ہم منتظر ہیں۔۔۔

www.RazaKhaniMazhab.com www.HaqqForum.com

آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ صحیحہ متوافرہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دمِ واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحابِ نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سُنّی کو مجالِ دم زدن نہیں۔ ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں۔

فصلِ اوّل ــــ آیاتِ قرآنیہ

آیت اُولٰی : قال اللہ تبارک وتعالٰی (اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا۔ ت) :

انّك لا تهدی من احببت ولکن اللہ یهدی من یشاء وهو اعلم بالمهتدین[1]	اے نبی! تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے، وہ خوب جانتا ہے جو راہ پانے والے ہیں۔

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیۂ کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

معالم التنزیل میں ہے :

نزلت فی ابی طالب[2]۔	ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔ (ت)

جلالین میں ہے :

نزل فی حرصه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم علٰی ایمان عمّه ابی طالب[3]۔	یہ آیت حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آپ کے چچا ابوطالب کے ایمان لانے کی حرص میں نازل ہوئی۔ (ت)

مدارک التنزیل میں ہے :

قال الزجاج اجمع المفسرون انها نزلت فی ابیطالب[4]	زجاج نے کہا کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی۔ (ت)

کشاف زمخشری وتفسیر کبیر میں ہے :

---

[1] القرآن الکریم ۲۸ / ۵۶
[2] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت آیۃ ۲۸ / ۵۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳ / ۳۸۶
[3] تفسیر جلالین " " اصح المطابع دہلی ص ۳۳۲
[4] مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) " " دار الکتاب العربی بیروت ۳ / ۲۴۰

نہیں ہے تو یہ جواب بھی چند وجوہ سے مردود ہے۔

وجہ اول:۔ ابولہب کو کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے دریافت کیا تو ابولہب نے کہا کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی آزاد کی تھی جسکی وجہ سے مجھے انگلی سے پانی ملتا ہے۔ برخلاف حضرت ابوطالب کے کہ ان کے متعلق خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری شفاعت ابوطالب کو نفع دیگی اور وہ پتلی آگ میں ڈالا جائیگا۔

وجہ دوم:۔ ابولہب کا واقعہ خواب کا ہے جو کسی کو آئی تھی اور خواب حجت اور دلیل نہیں ہے برخلاف حضرت ابوطالب کے کہ آپکی تخفیف عذاب فرمانِ نبوی سے ثابت ہے اور یہ کوئی خواب کا واقعہ نہیں ہے۔

وجہ سوئم:۔ جس آدمی نے ابولہب کو خواب میں دیکھا تھا وہ اس وقت مسلمان نہیں تھا لہٰذا اسکی بات قابل اعتماد نہیں ہے۔

وجہ چہارم:۔ حضرت ابوطالب کے ایمان پر دلائل گزر چکے ہیں کہ ان کے دل میں تصدیق تھی اور زبان سے اقرار کیا اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام عمر عزت کی، دشمن کے شر سے آپکو بچایا لہٰذا ابوطالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہوگا برخلاف ابولہب کے کہ اس نے ساری عمر آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی ہے اور آپ کے حق میں گستاخیاں کیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ابولہب نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ گستاخانہ الفاظ کہے تَبًّا لَّکَ یعنی تیرے لئے ہلاکت ہے العیاذ باللہ اس گستاخی سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو اتنا غصہ آیا کہ ابولہب کی مذمت میں پوری ایک سورت قرآن پاک میں نازل فرمائی جب حضرت ابوطالب سے کفار مکہ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوجہ سے ترک موالات کیا اور ابوطالب کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کا خطرہ پیدا ہوا تو ابوطالب مکہ چھوڑ کر باہر شعب ابی طالب میں چلے گئے تو تمام بنو ہاشم نے حضرت ابو طالب کا ساتھ دیا خواہ وہ مسلمان تھے یا کافر لیکن ابولہب جو کہ حضرت ابوطالب کا بھائی تھا یہ ابوطالب

اب اہل سنت کے نزدیک مومن کے حق میں شفاعت مقبول ہے اور آیۃ کفار کے ساتھ مخصوص ہے اب اگر کافر کے لئے بھی شفاعت مقبول ہو تو آیۃ کے تحت کوئی قسم بھی داخل نہ رہے گی لہذا کسی کافر کے حق میں شفاعت مقبول نہیں اور چونکہ حضرت ابو طالب کے حق میں شفاعت مقبول ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ کافر نہ تھے بلکہ مسلمان تھے۔

دلیل دہم:

قرآن پاک میں ہے (انک لاتھدی من احببت الآیۃ) علامہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اکثر اخبار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیۃ حضرت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور نیز اس آیۃ کریمہ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو طالب کو محبوب جانتے تھے اب حضرت ابو طالب کو سب کرنا (برا بھلا کہنا) علویوں کی دل آزاری ہے بلکہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا ہو لہذا حضرت ابو طالب کے معاملہ میں احتیاط لازم ہے عبارت ملاحظہ ہو ثم انہ علی القول بعدم اسلامہ لا ینبغی سبہ والتکلم فیہ بفضول الکلام فان ذالک مما یتأذی بہ العلویون بل لایبعدان یکون مما یتأذی بہ النبی علیہ الصلوۃ والسلام للذی نطقت الآیۃ بناء علی ھذہ الروایات بحبہ ایاہ والاحتیاط لا یخفی علی ذی فھم خلاصہ عبارت یہ ہے کہ آیۃ مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب جانتے تھے کیونکہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیۃ حضرت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور حضرت ابو طالب کا اسلام اختلافی ہے اور حضرت ابو طالب کو مسلمان اور مومن کہنے میں کسی کی دل آزاری نہیں ہے البتہ اس قول پر کہ وہ مسلمان نہیں ہیں حضرت ابو طالب کو سب اور دشنام ہے تمام علویوں کی دل آزاری ہے اور چونکہ حضرت ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اس لئے انکو سب اور دشنام کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذاء کا بھی احتمال ہے لہذا سب اور دشنام سے احتیاط لازم ہے علامہ صاحب روح المعانی